سوال

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو کہے کہ اگر تو میری اجازت کے بغیر گئی تو تجھے طلاق ۔ یہ کہہ کر وہ گھر سے باہر نکل آیا ۔ کسی نے اسے ڈانٹا تو اس نے کہا کہ اسے طلاق طلاق طلاق ہے ۔ اب وہ انکار کرتا ہے کہ میرا وہ معلق والا خیال تھا ۔

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

کسی شخص کا اپنی بیوی کو یہ کہنا کہ اگر تو میری اجازت کے بغیر گئی تو تجھے طلاق، اور اس کی نیت بھی طلاق دینے کی ہو، تو جب بیوی اس کی اجازت کے بغیر جائے گی، اسے ایک طلاق واقع ہوجائے گی ۔ اگر خاوند عورت کے باہر جانے سے پہلے اپنے الفاظ واپس لے لیتا ہے اور کہتا ہے کہ میں اپنے الفاظ سے رجوع کرتا ہوں، تو پھر عورت کے باہر جانے سے بھی طلاق واقع نہیں ہوگی ۔

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

أن یکون قصد إیقاع الطلاق عند الصفة فھذا یقع بہ الطلاق إذا وجدت الصفة کما یقع المنجز عند عامة السلف والخلف (مجموع الفتاوی از ابن تیمیہ : جلد نمبر 33، صفحہ نمبر 46)

اس کا (خاوند کا) ارادہ صفت کے وقت طلاق دینے کا ہو، تو سلف اور خلف کے تمام علماء کرام کے ہاں، جب بھی صفت پائی جائے گی، طلاق واقع ہوجائے گی، جیسا کہ موقع پر دی گئی طلاق واقع ہوجاتی ہے ۔

ابن حزم رحمہ اللہ نے اس طلاق کے واقع ہونے پر علماء کرام کا اجماع نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں :

وَاتَّفَقُوا أَنَّ الطَّلَاقَ إِلَى أَجَلٍ أَوْ بِصِفَةٍ وَاقِعٌ إن وَافَقَ وَقْتَ طَلَاقٍ (مراتب الإجماع از ابن حزم، صفحہ نمبر 72)

علماء کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ طلاق جس کو وقت یا کسی صفت کے ساتھ معلق کیا گیا ہو، واقع ہوجاتی ہے اگر وہ وقت طلاق کے مطابق ہو ۔

سوال میں مذکور ہے کہ شوہر نے کہا : اگر تو میری اجازت کے بغیر گئی تو تجھے طلاق، پھر باہر نکل آیا، کسی نے ڈانٹا تو پھر اس نے کہا کہ اسے طلاق طلاق طلاق ہے ۔ ''اگر تو میری اجازت کے بغیر گئی تو تجھے طلاق ہے'' یہ معلق طلاق ہے جس کی تفصیل اوپر بیان کردی گئی ہے ۔

1. البتہ جب شوہر گھر سے باہر آگیا تو کسی کے ڈانٹنے پر اس نے کہا : ''اسے طلاق طلاق طلاق''۔ چونکہ شوہر نے یہ طلاق طلاق طلاق کے الفاظ اس بات (کہ اگر تو میری اجازت کے بغیر گئی تو تجھے طلاق ہے) کے سیاق میں کہے ہیں، تو اس صورت میں اس کی نیت کا اعتبار ہوگا اور فوری طلاق واقع نہیں ہوگی ۔ جب وہ خود کہہ رہا ہے کہ میرا معلق والا خیال تھا، تو طلاق تب واقع ہوگی جب بیوی اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر جائے گی ۔

لیکن یاد رہے ! اگر کوئی انسان اکٹھی تین طلاقیں دے دے تو وہ ایک ہی شمار ہوگی، اور خاوند کو عدت کے دوران رجوع کا حق حاصل ہوگا ؛ کیوں کہ نکاح کے مضبوط بندھن کو شریعت

نے یک لخت ختم نہیں کیا بلکہ تین طلاق کا سلسلہ اور پھر ان میں سے پہلی دو کے بعد سوچنے اور رجوع کرنے کا موقع دیا ہے تاکہ گھر ٹوٹنے سے بچ جائے۔

عدت گزرنے کے بعد نئے سرے سے نکاح ہوسکتا ہے، جس میں ولی، گواہ، حق مہر، عورت کی رضامندی ضروری ہے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں :

كَانَ الطَّلَاقُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ، طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةً. (صحيح مسلم، الطلاق : 1472).

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے پہلے دو سال تک (اکٹھی) تین طلاقیں ایک طلاق ہی شمار ہوتی تھیں۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے طلاق کے ناجائز طریقے کی روک تھام کے لیے ایک سیاسی فیصلہ کیا تھا کہ جس نے اکٹھی تین طلاقیں دے دیں ہم اسے نافذ کر دیں گے، یہ وقتی سیاسی فیصلہ تھا، شرعی نہیں تھا۔ (حاشیۃ الطحاوي على الدر المختار : 2/105).

والله أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی

فضیلۃ الشیخ اسحاق زاہد